نماز تراویح

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

تراویح کی فضیلت :

قیام رمضان کو بالاتفاق ''تراویح'' کہا جاتا ہے،اس کے کئی نام ہیں۔ اس کو چھوڑنا بہت سارے اجر وثواب سے محرومی کا باعث بن سکتا ہے۔

نماز تراویح مشروع مستحب ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں :

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَی اسْتِحْبَابِهَا .

''نماز تراویح کے مستحب ہونے پر اہل علم کا اجماع ہے۔''

(شرح مسلم : 39/6، طرح التّثريب للعراقي : 162/4، عمدة القاري للعيني :233/1)

❁ علامہ طحطاوی حنفی رحمہ اللہ (١٢٣١ھ) لکھتے ہیں :

اَلتَّرَاوِيحُ سُنَّةٌ بِإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْأُمَّةِ، مُنْكِرُهَا مُبْتَدِعٌ ضَالٌّ مَّرْدُودُ الشَّهَادَةِ .

''صحابہ کرام اور بعد والوں کا اجماع ہے کہ تراویح سنت ہے۔ اس کا منکر بدعتی اور گمراہ ہے، اس کی گواہی قبول نہیں۔''

(حاشية الطّحطاوي على مراقي الفلاح، ص 411، مَجمع الأنهر لشيخي زاده :135/1)

فائدہ :

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں :

اَلسُّنَّةُ فِي التَّرَاوِيحِ أَنْ تُصَلّٰى بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، كَمَا اتَّفَقَ عَلٰى ذٰلِكَ السَّلَفُ وَالْأَئِمَّةُ، فَمَنْ صَلَّاهَا قَبْلَ الْعِشَاءِ فَقَدْ سَلَكَ سَبِيلَ الْمُبْتَدِعَةِ الْمُخَالِفِينَ لِلسُّنَّةِ .

''تراویح میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ اسے نماز عشا کے بعد ادا کیا جائے، اس پر سلف امت اور ائمہ اسلام کا اتفاق ہے۔ جس نے عشا سے پہلے تراویح ادا کی، اس نے سنت کے مخالفین اہل بدعت کا رستہ اختیار کیا۔''

(الاختيارات لشيخ الإسلام ابن تيمية لابن عبد الهادي، ص41)

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ» .

''جس نے ایمان سمجھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

(صحيح البخاري : 37، صحيح مسلم : 173/759)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ، فَيَقُولُ : «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ»، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ .

’’رسول کریم ﷺ قیام رمضان کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے : جو ایمان سمجھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے قیامِ رمضان کرے گا، اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، آپ وجوبی حکم نہیں دیتے تھے، قیام رمضان آپ ﷺ کی وفات تک بغیر جماعت کے چلتا رہا، سیدنا ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں بھی معاملہ یونہی رہا۔‘‘(صحيح مسلم : 174/759)

③ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ، ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، أَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ، قَالَ : «قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ، إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ»، قَالَ : وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ .

’’رسول اکرم ﷺ نے رمضان کی ایک رات مسجد میں نماز پڑھی، آپ ﷺ کی اقتدا میں لوگوں نے بھی نماز پڑھی، اگلی رات نماز پڑھائی، تو نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی، پھر لوگ تیسری یا چوتھی رات بھی جمع ہوئے، لیکن آپ ﷺ نماز کے لئے نہ نکلے۔ صبح ہوئی، تو فرمایا : میں نے آپ کا شوق عبادت دیکھا، لیکن باہر اس لئے نہیں آیا کہ کہیں آپ پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے، راوی کہتے ہیں : یہ رمضان کا واقعہ ہے۔‘‘

(صحيح البخاري : 1129، صحيح مسلم :177/761، واللّفظ لهٗ)

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذٰلِكَ، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ، عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ يَقُولُونَ : الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ.

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رات تشریف لائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ لوگ اس کا تذکرہ کرنے لگے۔ تیسری رات مسجد میں نمازی بڑھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ چوتھی رات مسجد تنگی داماں کا شکوہ کرنے لگی، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے، حاضرین مسجد کہنے لگے: نماز (تراویح)! لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے وقت ہی تشریف لائے۔''

(صحيح البخاري : 2012، صحيح مسلم :178/761)

⑤ دوسری روایت میں ہے:

«خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعْجِزُوا عَنْهَا».

''مجھے خدشہ ہوا کہ قیام اللیل فرض نہ ہو جائے اور آپ اس سے عاجز آ جائیں۔''

(صحيح البخاري : 924، صحيح مسلم :178/761)

⑥ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ، لَمْ يَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ، قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، قَالَ : فَقَالَ : «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ»، قَالَ : فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ، لَمْ يَقُمْ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ، جَمَعَ أَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِينَا أَنْ يَّفُوتَنَا الْفَلَاحُ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ : السُّحُورُ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِقِيَّةَ الشَّهْرِ .

''ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام نہیں کروایا، تئیسویں شب کا تہائی حصہ قیام کروایا۔ چوبیسویں کو قیام نہیں کروایا، پھر پچیسویں کو نصف رات تک قیام کروایا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش کہ آپ پوری رات قیام کرواتے۔ فرمایا: باجماعت نماز پڑھنے پر پوری رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔ چھبیسویں رات قیام نہیں کروایا۔ ستائیسویں شب صحابہ کرام کو بمع اہل وعیال قیام کروایا، تا آنکہ ہمیں خدشہ ہوا کہ ہم ''فلاح'' سے محروم نہ رہ جائیں۔ راوی نے سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: فلاح سے کیا مراد ہے؟ کہا: سحری۔ پھر بقیہ ایام قیام نہیں کروایا۔''

(مسند الإمام أحمد : 159/5، سنن أبي داوٗد : 1375، سنن النّسائي : 1606، سنن التّرمِذي : 806، سنن ابن ماجه : 1327، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ، أَوْ حَصِيرٍ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا، قَالَ : فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُ وا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، قَالَ : ثُمَّ جَاءُ وا لَيْلَةً، فَحَضَرُوا، وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ، قَالَ : فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهٖ، إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ».

''رسول اکرم ﷺ نے چٹائی یا کھجور کی چھال کا خیمہ بنایا، گھر سے نکل کر اس میں قیام اللیل کے لئے داخل ہوئے۔ صحابہ کرام آپ کے پیچھے ہو لیے اور آپ کی اقتدا میں قیام کرنے لگے۔ اگلی رات آئے، تو رسول اکرم ﷺ آنے میں تاخیر کر دی، لوگوں نے شور کیا اور دروازے کو کنکریاں ماریں۔ رسول اللہ ﷺ غصہ میں باہر آئے اور فرمایا: آپ کا شوق عبادت ایسا ہی رہا، تو مجھے لگا کہ آپ پر یہ نماز (مسجد میں ادا کرنا) فرض کر دی جائے گی۔

گھروں میں نماز پڑھا کریں، فرض نماز کے علاوہ مرد کی سب سے بہترین نماز گھر میں ہی ہے۔''

(صحيح البخاري: 731، صحيح مسلم: 213/781، واللّفظ لهٗ)

⑧ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِينَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِينَ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ لَّا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ، وَكَانُوا يُسَمُّونَهُ السُّحُورَ.

''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کی تئیسویں شب کا تہائی حصہ قیام کیا۔ پھر پچیسویں کو نصف رات، ستائیسویں کو اتنا لمبا قیام کیا کہ ہمیں سحری فوت ہونے کا خدشہ ہوا۔''

(مسند الإمام أحمد: 272/4، سنن النّسائي: 1607، وسندهٗ صحيحٌ)

امام حاکم نے رحمہ اللہ (1/440) نے اس حدیث کو ''امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے۔

⑨ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ، لَّكَانَ

أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ، فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً أُخْرٰى، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ : نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ، يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهٗ .

''میں رمضان کی ایک رات سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا، لوگ مختلف گروہوں میں منقسم تھے۔ کوئی آدمی اکیلا اور کوئی جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے مطابق انہیں ایک قاری پر جمع کر دیا جائے، تو بہت اچھا ہو گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عزم مصمم کر لیا اور لوگوں کو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع کر دیا۔ ایک رات پھر میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا۔ لوگ ایک قاری کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تجدید نو کیا خوب ہے! البتہ ان سے وہ افضل ہیں، جو اس وقت سو جاتے ہیں اور آخری پہر قیام کرتے ہیں۔''

(صحيح البخاري : 2010)

⑩ سیدنا عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأَدَّيْتُ الزَّكَاةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَقُمْتُهٗ، فَمِمَّنْ أَنَا؟، قَالَ : «مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ» .

''ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کلمہ توحید

کی گواہی دوں، آپ کی رسالت کا اقرار کروں، پانچوں نمازیں پڑھوں، زکوۃ ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں اور تراویح ادا کروں، تو میرا شمار کن میں ہوگا؟ فرمایا: صدیقوں اور شہیدوں میں۔''

(مسند البزّار : 25، صحيح ابن خزيمة : 2212، صحيح ابن حبّان : 3438، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَرْجُوْا أَنَّهُ اسْنَادٌ حَسَنٌ أَوْ صَحِيْحٌ .

''امید ہے کہ سند حسن یا صحیح ہے۔''(مجمع الزّوائد :46/1)

تنبیه :

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

قَالَ لَهُ رَجُلٌ : أُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَ، يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ : أَلَيْسَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : أَفَتَنْصِتُ كَأَنَّكَ حِمَارٌ؟ صَلِّ فِي بَيْتِكَ .

''آپ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا: کیا میں تراویح امام کی اقتدا میں ادا کروں؟ تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: کیا آپ قاری نہیں ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں، میں قاری ہوں۔ فرمایا: تو کیا آپ گدھے کی مانند خاموش کھڑے رہیں گے؟ آپ اپنے گھر میں قیام کریں۔''

(شرح معاني الآثار للطّحاوي :351/1، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 494/2)

① سند ضعیف ہے۔ سفیان ثوری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② یہ اس شخص کے متعلق ہے، جو قاری قرآن ہو۔ اسے چاہیے کہ وہ گھر میں قیام کرے۔